40651 ـ كيا غير مسلموں كو حرام اشيا مثلا خنزير كا گوشت فروخت كرنا جائز ہے ؟

سوال

ميں جہاز ران كمپنى ميں كام كرتا ہوں اور آنے جانے والى كشتيوں كے معاملات نپٹانے ہوتے ہيں، ان بحرى جہازوں ميں سے اكثر جہاز اجنبى ہوتے ہيں اور ان ميں كام كرنے والے بھى غيرمسلم كمپنى كا مالك بعض اوقات ان بحرى جہازوں كو خنزير كا گوشت فروخت كرتا ہے، اور اس كا منافع ہميں تقسيم كرديتا ہے، ہم ملازم ہيں اور اس رقم كو اس ليے قبول كر ليتے ہيں كہ گوشت غير مسلموں كو فروخت ہوا ہے، اور قرآن و سنت ميں كوئى نص وارد نہيں كہ غير مسلم كو خنزير كا گوشت فروخت كرنا حرام ہے.

اور اسى طرح يہ بھى صحيح نہيں كہ ہم شراب كوقياس بنائيں، اس ليے كہ خنزير كا گوشت اور شراب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وقت سے پايا جاتا ہے، اگر اس كى حرمت چاہتے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ شراب كى طرح اس پر بھى لعنت كرتے، ليكن كچھ لوگ ايسے بھى ہيں جنہوں نے اس كے حلال ہونے ميں شك ڈالنا شروع كرديا ہے، تو كيا يہ حلال ہے يا حرام ؟

اور اس ليے بھى كہ ہم اس كى فروخت ميں شريك نہيں ہوئے تو اس منافع كو لينے ميں ہميں كوئى نقصان بھى نہيں، كيونكہ كمپنى كا مالك يہ رقم ہميں بطور صدقہ ديتا ہے، تو كيا ہم مال كى اصليت كا علم ہونے كے باوجود اس صدقہ كو قبول كرسكتے ہيں؟

اور كيا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كوئى صريح اور واضح حديث ذكر ہے جس ميں غير مسلموں كو خنزير كا گوشت فروخت كرنے كى حرمت كى تاكيد بيان ہوئى ہو، اس ليے كہ اہل كتاب پر تو خنزير كا گوشت حرام نہيں كيا گيا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى بھى شخص كے جائز نہيں كہ وہ بغير علم دين اسلام ميں فتوى دينا شروع كردے، بلكہ اسے اس چيز كى خطرناكى كا علم ہونا ضرورى ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسے فعل كو حرام قرار ديتے ہوئے فرمايا:

كہہ ديجئے كہ البتہ ميرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں كو حرام كيا ہے جو علانيہ ہيں، اور جو پوشيدہ ہيں، اور

ہر گناہ كى بات كو اور كسى پر ناحق ظلم و زيادتى كرنے كو، اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالى كے ساتھ كسى ايسى چيز كو شريك ٹھراؤ جس كى اللہ تعالى نے كوئى سند نازل نہيں كى، اور اس بات كو كہ تم لوگ اللہ تعالى كے ذمہ ايسى بات لگادو جس كو تم جانتے تك نہيں الاعراف (33).

لہذا كسى بھى شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ كہتا پھر: يہ حلال ہے اور يہ حرام ہے، اور اس كے پاس اس كے حرام يا حلال ہونے كى كوئى صحيح دليل بھى نہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور كسى چيز كو اپنى زبان سے جھوٹ موٹ نہ كہہ ديا كرو كہ يہ حلال ہے اور يہ حرام ہے، تا كہ اللہ تعالى پر جھوٹ باندھ لوسمجھ لو كہ اللہ تعالى پر بہتان بازى كرنے والے كاميابى سے محروم ہى رہتے ہيں النحل (116).

دوم:

خنزير كا گوشت فروخت كرنا حرام ہے، چاہے كسى مسلمان شخص كو فروخت كيا جائے يا كافر كو، اس كے دلائل مندرجہ ذيل ہيں:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ جو كچھ احكام بذريعہ وحى ميرے پاس آئے ان ميں تو ميں كسى كھانے والے كے ليے كوئى چيز حرام نہيں پاتا جسے وہ كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو، يا كہ بہتا ہوا خون، يا خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو الانعام (145).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك عظيم قاعدہ سكھاتے ہوئے فرمايا:

" بلا شبہ جب اللہ تعالى نے كسى چيز كو حرام كيا ہے تو اس كى قيمت بھى حرام كردى "

سنن ابو داود حديث نمبر (3488) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے " غاية المرام " (318) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

2 - جابر بن عبداللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ انہوں نے مكہ مكرمہ ميں فتح مكہ والے سال رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" بلاشبہ اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) نے شراب، اور مردار، اور خنزير اور بتوں كى خريد و فروخت حرام كر دى ہے "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مردار کی چربی کے متعلق بتائیں کیونکہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں یہ حرام ہے"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:

" اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے جب اللہ تعالی نے اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے چربی کو پگھلایا اور فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1212) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)

جملوہ: کا معنی ہے کہ انہوں نے چربی کو پگھلا لیا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مردار، اور شراب، اور خنزیر کے بارہ میں مسلمان اس میں سے ہر ایك کی حرمت پر متفق ہیں اور اس کی حرمت پر اجماع ہے.

قاضی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث کے ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ: جس چیز کا کھانا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی قمیت کھانی جائز ہو گی، جیسا کہ حدیث میں مذکور چربی کے متعلق ہے.

دیکھیں: شرح مسلم (11 / 8).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی شراب کی حرمت میں احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

ان سب احادیث سے حاصل یہ ہوا کہ: اللہ تعالی نے جس چیز سے نفع اٹھانا حرام کیا تو اس کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت کھانی بھی حرام ہو گی ، جیسا کہ اس کی صراحت کرتے ہوئے فرمایا:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

اور یہ عام اور جامع کلمہ ہے جو ہر اس چیز کو دور کردیتا ہے جس سے نفع حاصل کرنا حرام ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

جس سے نفع حاصل ہواور وہ چیز بھی بعینہ باقی رہے، مثلا بت، اس سے مقصود منفعت اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے اور یہ علی الاطلاق سب سے بڑی معصیت اور گناہ ہے، اور اس کے ساتھ شرکیہ کتب، اور جادو، اور بدعت و گمراہی بھی ملحق ہوتی ہے، اور اسی طرح حرام تصاویر اور حرام کردہ لہو و لعب کے آلات موسیقی وغیرہ بھی، اور اسی طرح گانے والی لونڈیوں کی خریداری بھی...

دوسری قسم:

جس چیز سے نفع حاصل کیا جائے اور وہ چیز بھی ختم ہو جائے، جب اس کا سب سے بڑا مقصد حرام ہو تو اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہو گی، جیسا کہ خنزیر اور شراب اور مردار کی خرید و فروخت حرام ہے، باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض اشیاء میں ۔ مثلا مجبور اور لاچار شخص کا مردار کھانا، اور شراب سے غصہ ختم کرنا، اور اور اس سے آگ بجھانا، اور کچھ لوگوں کے ہاں خنزیر کے بالوں سے سلائی کرنا، اور خنزیر کے بالوں اور چمڑے سے نفع اٹھانا اسے جائز کہنے والوں کے ہاں، ۔ لیکن جب یہ مقصود نہ تھے تو اسے مد نظر نہیں رکھا گیا اور اس خرید و فروخت حرام کر دی گئی.

لیکن خنزیر اور مردار کا سب سے بڑا مقصد کھانا تھا، اور شراب کا مقصد پینا ہے، تو ان میں اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف التفات بھی نہیں کیا گیا، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا گیا کہ:

یہ بتائیں کہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" نہیں یہ حرام ہے"

دیکھیں: جامع العلوم و الحکم (1 / 415- 416).

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا جب کسی مسلمان کو شراب اور خنزیر نہ فروخت کیا جائے تو کیا اس کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جن کھانے وغیرہ کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے مثلا شراب، خنزیر وغیرہ کی تجارت کرنی جائز نہیں اگرچہ یہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر اور شراب نوشی کرنے والے، اور اسے فروخت کرنے والے، اور اس کی خریداری کرنے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے، اور جس کی طرف لیجائی جا رہی ہے اس پر، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اسے بنانے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 49).

سوم:

اور سائل کا یہ کہنا کہ: (غیر مسلموں کو خنزیر فروخت کرنا حرام نہیں، اور قرآن و سنت میں اسے غیر مسلموں کو فروخت کرنے کی حرمت میں کوئی نص نہیں ہے) یہ قول صحیح نہیں، خنزیر کی خرید و فروخت کی حرمت پر قرآن و سنت اور علماء کرام کا اجماع کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں، ان دلائل کا عموم مسلمانوں اور غیر مسلموں کو خنزیر کی بیع کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اس لیے کہ یہ دلائل بیع کی عام حرمت پر دلالت کرتے ہیں، اور مسلمان اور کسی غیر مسلم کا فرق نہیں کرتے.

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ: اس کی بیع کی حرمت کا مقصد اصل میں کفار پر فروخت کرنے کی حرمت ہے، تو ایسا کہنا کوئی بعید نہ ہو گا، اس لیے مسلمان کے متعلق تو اصل یہی ہے کہ مسلمان شخص خنزیر خریدتا ہی نہیں جب وہ یہ علم رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے تو پھر وہ اس کا کیا کرے گا؟ !

اور اسی طرح سائل کا یہ کہنا: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہی خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اگر اس کی حرمت کا ارادہ کرتے تو اس پر بھی شراب کی طرح لعنت کرتے) یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ کسی چیز کی حرمت میں یہ شرط نہیں کہ اس کام کے کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کریں، بلکہ صرف اتنا ہی کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرما دیں، یا پھر یہ بتادیں کہ وہ حرام ہے، جیسا کہ خنزیر کی بیع حرام کی.

چہارم:

اور رہا مسئلہ آپ کا یہ مال لینا، تو اس سلسلے میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ علم ہوجانے کے بعد کہ یہ رقم حرام کی ہے اس سے اجتناب کرنا اور دور رہنا ہی بہتر ہے.

خاص کر آپ کا یہ مال لینا تو تمہاری جانب سے کمپنی والے کے عمل پر اقرار کی طرح ہے، حالانکہ آپ کو چاہیے

کہ مالك کو نصیحت کریں، اور اسے اس سے منع کریں اور روکیں، تا کہ وہ اس حرام کام سے رك جائے، اور پھر جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے.

اور جو رقم آپ حرمت کا علم ہونے سے قبل لے چکے ہیں ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی اللہ تعالی کی جانب سے آئی ہوئی نصیحت سن کر رك گیا تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد البقرۃ (275).

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2429) اور (8196) کے جوابات ضرور دیکھیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو رزق حلال اور بابرکت رزق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .